عطف البیان

- عطف البیان اس تابع کو کہتے ہیں جو صفت کا غیر ہو اور اپنے متبوع کی حالت کو واضح کرے۔اس میں تابع کو عطف بیان اور مَتْبُوع کو مُبیِّن کہتے ہیں۔
- عطف بیان، تابع اسم ہے، جو متبوع کی پیروی کرتا ہے۔
- عطف البیان جو مَتْبُوع کی وضاحت کے لیے لایا جاتا ہے۔جبکہ مَتْبُوع معرفہ ہو۔اور مَتْبُوع کی تخصیص کے لیے لایا جاتا ہے۔جبکہ وہ نکرہ ہو۔
- یہ تابع ذات کے اعتبار سے اپنے مَتْبُوع کے مترادف ہوتا ہے اور لفظ کے اعتبار سے اس کے مخالف ہوتا ہے۔

جیسے کہ اس آیت میں نُوْحٌ اور اَخُوْ ذات کے اعتبار سے ایک ہیں اگرچہ الفاظ مختلف ہیں۔

﴿ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴾ (26:106)

یاد کرو جبکہ ان سے ان کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔

علم اور کنیت میں سے جو مشہور ہو گا وہ عطف بیان ہو گا اور غیر مشہور مُبیِّن۔جیسے

اَبُو حَفصٍ عُمَرُ ابو حفص عمر

اَبُو حَفصٍ مُبیِّن اور عمَرُ عطف بیان ہے (کیونکہ ابو حفص غیر مشہور اور عمر مشہور ہے)

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

عطف البیان Explication

عطف بیان کے تین مقاصد ہوتے ہیں۔

1. متبوع کی وضاحت اور تبیین
2. متبوع کی تخصیص
3. متبوع کے ابہام کا ازالہ اور تحدید

عطف بیان برائے وضاحت: متبوع کی وضاحت اور تبیین کی مثال

﴿ وَاِلٰي عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ﴾ (11:50)

اور عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔

وَاِلٰي عَادٍ	اَخَاهُمْ	هُوْدًا
	متبوع	عطف بیان برائے وضاحت

نوٹ: بعض علماء نے عطف بیان کو، بدل کل قرار دیا ہے

عطف بیان برائے تخصیص: بعض اوقات عطف بیان تخصیص کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

﴿ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ ﴾ (5:95)

(احرام کی حالت میں شکار پر) کفارہ ہے چند مسکینوں کو کھانا۔

كَفَّارَةٌ	طَعَامُ مَسٰكِيْنَ	(5:95)
متبوع	تابع برائے تخصیص	

پہلے كَفَّارَةٌ کا لفظ استعمال کیا گیا جو عام تھا۔ جس سے ثابت ہوا کہ کفارہ ضروری ہے۔ پھر اس کے بعد، اس کا تابع طَعَامُ مَسٰكِيْنَ استعمال کیا گیا۔ جو عام کو خاص کر رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ یہ کفارہ، چند مسکینوں کا کھانا ہے۔

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

﴿ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴾ (14:16)

اور اس کو پلایا جائے گا پیپ والا پانی

وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ

متبوع تابع برائے تخصیص

واضح ہو کہ یہاں تابع (صَدِيْدٍ) متبوع (مَّآءٍ) کی صفت نہیں ہے بلکہ تخصیص ہے، یعنی ایک خاص قسم کا مائع (liquid)

نوٹ: بعض علماء کے نزدیک صَدِيْدٍ عطف بیان نہیں بلکہ صفت ہے۔

عطف برائے ازالہ وہم: بعض اوقات عطف بیان، وہم دور کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل آیات پر غور کریں:

﴿ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰي وَهٰرُوْنَ ﴾ (7:121,122)

(اور) کہنے لگے: 'ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے۔ جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰي وَهٰرُوْنَ

متبوع عطف بیان برائے ازالہ وہم

جب جادو گروں نے کہا کہ ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے، تو یہ غلط فہمی ہو سکتی تھی کہ رب سے مراد، فرعون ہے، کیونکہ فرعون نے رب ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ عطف بیان سے واضح ہو گیا کہ جودو گر، فرعون پر نہیں بلکہ موسیٰ وہارون کے رب پر ایمان لائے تھے۔

﴿ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ ﴾ (24: 35)

اور وہ چراغ زیتون کے مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہو۔

يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ

متبوع عطف بیان برائے ازالہ وہم

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

عطف بیان اور بدل کا معنوی فرق

- بدل اور عطف بیان میں فرق بہت مشکل ہے، پوار فرق قائل کی مراد معلوم کرنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے، اگر ترتیب یا معنی میں کوئی فساد نہ پیدا ہو تو عطف بیان کو بدل بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔
- عطف بیان میں متبوع مقصود ہوتا ہے اور تابع (عطف بیان) اس کی وضاحت کرتا ہے۔ اس کے بر خلاف کلام میں بدل خود مقصود ہوتا ہے۔ مبدل منہ کا ذکر تمہید کے لئے کیا جاتا ہے

ایک شخص بازار سے زیور خرید تا ہے۔ دکاندار زیور کو ڈبی میں ڈال دیتا ہے ڈبی کتنی ہی خوبصورت ہو مگر مقصود زیور ہے۔ ڈبی تو صرف حفاظت کے لئے اسی طرح مبدل منہ بطور ڈبی کے اور بدل بطور زیورر ہوتا ہے۔

عطف بیان اور اس کا متبوع دونوں نام ہوتے ہیں۔ ایک غیر مشہور دوسرا مشہور۔ عطف بیان کا بدل کا صرف ایک قسم کے ساتھ اقتباس ہو سکتا ہے اور وہ بدل الکل ہے۔

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani